مانچسٹر یونیورسٹی ہال انگلینڈ
میں شاندار خطاب

بہ عنوان

اسلام اور تعلیم

از

پیر طریقت، فاتح عیسائیت
حضرت علامہ مولانا پیر ابوالنصر **منظور احمد** شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ
بانی و شیخ الحدیث جامعہ فریدیہ ساہیوال

شعبہ نشر و اشاعت جامعہ فریدیہ ساہیوال
فون 4466685,4466985 فیکس 4460985 انٹرنیٹ www.jamiafaridia.org.pk

الحمد لله وحده ، والصلوة والسلام علی من لا نبی بعد ۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اقرأ باسم ربك الذی خلق ، صدق اللہ العظیم و بلغنا رسوله النبی الکریم ۔

الصلوة والسلام علیك یا رسول اللہ

الصلوة والسلام علیك یا حبیب اللہ

اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی حمد وثناء، حضور سید عالم ﷺ کی ذات بابرکات پر ہدیہ درود وسلام کے بعد خدا کرے ہماری یہ حاضری قبول ہو اور قیامت کے نجات کا سامان ثابت ہو۔

خطبہ میں پڑھی گئی آیہ کریمہ اقرأ باسم ربک الذی خلق سب سے پہلی آیت ہے ۔ آج اس یونیورسٹی ہال میں اسی آیت کے مطابق تعلیم کے متعلق ہی باتیں ہوں گی ۔

حضور ﷺ غار حرا میں تشریف فرما ہیں ۔ جبریل امین علیہ السلام حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں، حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جبریل امین (علیہ السلام) کو اس انداز میں دیکھا کہ زمین و آسمان بھرا ہوا ہے ۔ جبریل امین علیہ السلام آکر کہتے ہیں، ''اقرأ'' پڑھیئے ۔

آج مانچسٹر یونیورسٹی ہال میں چونکہ تعلیم کے عنوان پر بات ہو رہی ہے تو میں کہوں گا کہ ذرا عیسائیوں سے پوچھو کہ تمہیں پہلا حکم کون سا ملا ہے؟ کوئی نہیں بتا سکے گا۔ کسی یہودی سے پوچھ لیا جائے کہ پہلا حکم کون سا ملا ہے؟ تو اُن میں سے بھی کوئی نہیں بتا سکے گا۔ مگر مجھ (مسلمان) سے اگر کوئی پوچھے کہ تجھے تیرے رب نے سب سے پہلا حکم کیا دیا ہے؟ تو میں فوراً جواب دوں گا کہ مجھے حکم پڑھنے کا دیا گیا ہے۔

جب جبریل امین علیہ السلام نے کہا کہ ''اقرأ'' پڑھیے، تو حضور ﷺ نے جواباً فرمایا کہ ''ما انا بقارئ ''(میں پڑھنے والا نہیں)، جبریل امین علیہ السلام پھر دباتے ہیں اور کہتے ہیں ''اقرأ'' تو حضور ﷺ پھر وہی جواب دیتے ہیں پھر تیسری مرتبہ پوری قوت کے ساتھ جبریل امین علیہ السلام کو دباتے ہیں اور کہتے ہیں ''اقرأ'' پھر حضور ﷺ فرماتے ہیں ''ما انا بقاری'' میں پڑھنے والا نہیں۔

کچھ لوگ یہاں پر مفہوم یہ لیتے ہیں کہ حضور ﷺ سے جب جبریل نے کہا کہ پڑھو، تو آپ نے فرمایا کہ میں پڑھنے والا نہیں یعنی میں پڑھنا نہیں جانتا۔ یہاں حضور ﷺ نے یہ فرمایا کہ میں پڑھنے والا نہیں، یہ نہیں فرمایا کہ ''میں پڑھا ہوا نہیں''۔ دراصل جواباً فرمایا جا رہا ہے کہ جبریل (علیہ

السلام)اسے پڑھاؤ جو پڑھا ہوا نہ ہو میں پڑھنے والا نہیں میں تو پہلے ہی پڑھا ہوا ہوں۔

یہ بات بھی ذہن میں رہے جب تک جبریل علیہ السلام صرف اقـــــراء ،اقراء کہتے رہے حضور ﷺ جواب میں فرماتے رہے۔ ’’میں پڑھنے والا نہیں‘‘ جب جناب جبریل نے کہا اقــراء بــاســم ربك تو آپ ﷺ نے فوراً پڑھنا شروع کردیا۔ علامہ سہیلی یہاں پر ایک لطیف بات فرماتے ہیں اے محبوب آپ بطور معجزہ پڑھیں اگرچہ آپ سیکھ کر پڑھنے والے نہیں آپ اپنے رب کی مدد طلب کرتے ہوئے قراۃ کریں جس نے آپ کی تربیت فرما کر ساری کائنات کے لئے آپ کو استاد بنا دیا۔ (محمد رسول اللہ ص ۲۴۳ جلد ۱)

پہلی وحی

پہلی وحی الہیٰ اِقْـرَاءِ بِاسْـمِ رَبِّكَ الَّذِی خَلَقَ ہے حاکم نے مستدرک میں بیہقی نے الدلائل میں سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت کی ہے طبرانی نے الکبیر میں ابو رجاء عشقاوی سے بھی نقل کیا ہے سعید بن منصور نے اپنی سنن میں ابوعبیدہ نے اپنی کتاب فضائل القرآن ابن ابی نجیح نے اور مجاہد نے اس کی تصدیق کی ہے ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب المصاحف میں عبید بن عمر نے بھی اسے لکھا ہے ابو بکر محمد حارث نے ابو العباس عبید اللہ بن محمد بغدادی سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ حسان بن ابراھیم کرمانی نے جابر بن زید سے اس کی تصدیق کی ہے۔ معنی واضح ہے۔ اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا۔ اقراء صیغہ امر ہے جو وجوب کے لئے آتا ہے مگر اس مقام پر تکلیف کے لئے نہیں تلقین کے لئے ہے۔ بارگاہ رسالت کے آداب کا تقاضہ بھی یہی تھا۔

☆ اس وحی اول کے لفظ اقراء میں یہ بھی اشارہ واضح پایا جاتا ہے کہ قرآن مقدس لکھی ہوئی کتاب نہیں جیسے باقی کتب سماویہ ملی تھیں۔ یہ کتاب پڑھی ہوئی ملی ہے لکھی ہوئی چیز خراب ہوسکتی ہے، بوسیدہ ہوسکتی ہے، جل سکتی ہے مگر پڑھی گئی شئے برباد نہیں ہے۔ جو بات فضا میں چلی جاتی ہے وہ رہتی ہے سائنس دان دعویٰ کررہے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کے ارشادات قوم کو سنائے جائیں گے کہ ان کی کہی ہوئی باتیں فضا میں موجود ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ کوئی ایسا آلہ ایجاد ہو جائے جو ان آوازوں کو پکڑ سکے۔

☆ لفظ اقراء سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ حضور ﷺ کی امت جاہل نہیں۔ یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اس امت کو پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ پڑھے اور بڑھے اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ تعلیمی میدان میں جو مقام حضور ﷺ کی امت کو ملا ہے باقی قومیں محروم ہیں۔

☆ اس پہلی وحی میں زبان اور قلم دونوں کا ذکر ہے اور یہ دونوں چیزیں اہل علم کے بڑے ذرائع ہیں۔

و صلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

امت مسلمہ کا علمی مقام

اس پہلی وحی اقــراء سے پتہ چلتا ہے اسلام نے کسی علم کے سیکھنے پر پابندی نہیں لگائی۔ اسلام تو پڑھو اور بڑھو کا قائل ہے۔ اتنی بات ضروری ہے کہ اس علم پر رب کے نام کی مہر ضروری ہے کہ وہ علم اسے کسی مرحلہ پر گمراہ نہ کردے باسم ربك میں

بھی یہی اشارہ ہے تعلیم امت مسلمہ کا امتیازی نشان ہے مسلمانوں کے اس امتیازی نشان کو ختم کرنے کے لئے لوگوں نے لاکھ جتن کئے مگر ناکام رہے عراق کے عظیم کتب خانے خلافت اندلس کے علمی ذخائر حجاز وروم کی بھری لائبریریاں' مصر کے ان گنت مکتبے' ھندوستان کے ہزاروں کتب خانے تباہ ہوئے۔دشمنوں نے اپنے حسد کی آگ کو خوب بجھایا' انگریزوں نے سالہا سال ان نشانات کو مٹانے اور اوراقِ کتب کو جلانے میں صرف کردیے جیسے کہ اندلس میں عملاً کیا گیا۔فتنہء تاتار میں بغداد کا عظیم علمی ذخیرہ دجلہ میں بہا دیا گیا جس سے کئی دن تک دجلہ کا پانی رکا رہا اور جب چلا تو گاڑھی سیاہی کی شکل میں چلا جس سے لوگوں نے روشنائی کا کام لیا لاکھوں کوششوں کے باوجود امت مسلمہ کا یہ امتیازی وصف ختم نہ ہوسکا۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
پر نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

اسلامی کتب سے دشمنی دراصل حضور ﷺ سے دشمنی کا دوسرا رنگ ہے اس اعلانیہ دشمنی کے باوجود جرمنی کے میلوں پھیلے ہوے کتب خانوں میں اسلامی تالیفات کا کثیر ذخیرہ موجود ہے۔علم معاشیات، علم طبیعات و علم حسیات، علم الالسنہ، علم الحیوانات علم طبقات الارض اور سائنس کی بے شمار کتابیں مہیا ہیں جن سے اصل مالکوں کو محروم کر کے غیروں نے قبضہ کر رکھا ہے دنیا کو یہ باور کرانے کے لئے اربوں ڈالر خرچ کئے جارہے ہیں کہ ان علوم کے اصلی وارث مسیحی علماء ہیں جو صریحاً جھوٹ ہے۔مسیحی قوم امت مسلمہ کے مقابلے میں پرلے درجہ کی غبی اور کند ذہن قوم ہے اس امت مسلمہ نے اپنی کتاب قرآن حکیم کے تحفظ کے لئے کام کیا جو دراصل وحی الٰہی کا

تحفظ ہے علم رسم الخط کی بنیاد ڈالی۔قرآن حکیم جس کے پہلے حکم اقراء پر تبصرہ ہورہا ہے پر بے شمار علوم لکھتے آرہے ہیں تاکہ اس کا تحفظ رہ سکے اور پہلی ساوی کتب جیسا حشر نہ ہو۔ تلاوت و تجوید کے ضوابط' علم القراۃ کی کاوشیں' معانی کے تحفظ کے لئے علم التفسیر کا آغاز' پھر عربی سمجھنے کے لیے علم ادب کی بنیاد ڈالی

پھر اسی ضمن میں فصاحت کی تشریح کیلئے علم لغت' علم نحو' علم صرف انشاء' معانی' بیان بدیع' ضرب الامثال پھر تفسیر سمجھنے کے لیے سب سے زیادہ ضرورت حدیث شریف کی تھی تو علم الحدیث پر قلم چلایا۔پھر ضرورت علم پڑ' اصول حدیث پر اور احکام شریعت کو کھول کھول کر بیان کرنے کے لیے علم الفقہ' علم اصول فقہ' علم الکلام' علم التاریخ' علم جغرافیہ' علم النفس' علم تصوف' علم الوعظ' علم الفرائض اور علم جبرو مقابلہ ایسے بیسیوں علوم اسی امت مسلمہ کی ذہنی کاوشوں کا نتیجہ ہیں پھر انہیں علوم کی تشریحات کے لیے سینکڑوں اصول وضع کیے محض قرآنی علوم اوران کے مرتب شدہ ذخیروں کی گنتی بتانے کے لیے ایک مستقل فن علم الاسامی وضع ہوا پھر علمی طبقات اور مشہور صاحب قلم کے حالات وتراجم کے لیے علم طبقات وجود میں آیا۔

جیسے طبقات حنفیہ' طبقات شافیہ' طبقات حنابلہ اور طبقات ابن سعد اس امت مسلمہ کے صاحب قلم لوگوں پر نظر دوڑائیں تو حقیقت سمجھ میں آتی ہے کی یہ امت علمی طور پر کتنا اونچا مقام رکھتی ہے اس امت کے ایک ایک فرد نے وہ کام کر رکھا ہے جو کام جماعتیں بھی نہیں کر پائیں۔

ابن کثیر نے تاریخ پر قلم اٹھایا تو آدم علیہ السلام سے لے کر اپنے دور تک ضخیم بارہ جلدیں لکھ ڈالیں۔امام محمد قید خانے کے کنویں کے اوپر بیٹھے شاگردوں کو املاء

کراتے ہیں تو مبسوط کی تیس (۳۰) جلدیں تیار ہو جاتی ہیں۔ابن جریر طبری کے قلم نے حرکت کی تو تفسیر قرآن کی ۸۰ جلدیں ہوئیں۔یعقوب بن شیبہ بصری کے قلم نے کروٹ لی تو ایک کتاب کی دوسو (۲۰۰) جلدیں تیار ہو گئیں۔علامہ جلال الدین سیوطی کی تصانیف کی تعداد پانچ سو سے اوپر چلی جاتی ہے۔ابن جریر کی وفات کے بعد ان کی تصانیف پر خرچ ہونے والی روشنائی کا تخمینہ ساڑھے بارہ من بتایا گیا ہے۔امت مسلمہ کے حقائق نہ چھپ سکتے ہیں نہ چھپائے جاسکتے ہیں۔

مسٹر ایل جی ولز کا علمی اعزاز کیا ہے کہ انیسویں صدی تک علم الحساب میں صفر کا پتہ تک نہ تھا ایک عربی سکالر محمد بن موسیٰ نے ایجاد کیا۔الجبراء انہیں ہی کی کاوش ہے۔علم نجوم کے متعلق بہت سے آلات انہوں نے بنائے۔پہلے اشاریہ کا استعمال انہوں نے کیا مفرد اعداد کی قیمت کا تعین ان کی حیثیت کے مطابق کیا۔فن ادویہ میں وہ یونانیوں سے بڑھ گئے۔انہوں نے کتاب الادویہ مرتب کی وہ جوں کی توں آج تک موجود ہے۔ان کے جراح بے حس کرنے والی ادویات کا استعمال جانتے تھے۔اسی طرح کیمیا میں انہوں نے نہایت عمدہ ابتداء کی اور بہت سے نئے اوزار اور نئے مرکبات دریافت کیے۔اسی طرح پارچہ بافی میں کوئی ان سے آگے نہ بڑھ سکا وہ رنگ آمیزی کے فن سے بھی واقف تھے اور کاغذ کی صفت بھی انہیں کی کوششوں کا پھل ہے۔

سائنس کے علوم میں جو مسلمانوں نے مقام حاصل کیا آج تک اس کا جواب نہیں مل سکا۔ملت اسلامیہ کا مشہور سائنسدان ابوالحسن ابن الہیثم نے آنکھ کے موضوع پر جو علم کے دریا بہائے ہیں ان کا یہ علمی طوفان عظیم فلاسفر بطلیموس کے نظریات

کو بہا کر لے گیا جو تفصیل انہوں نے بیان کی آج تک اسی پر کام ہو رہا ہے اور اس کی تردید نہیں ہو سکی اور نہ ہی اس پر اضافہ ہوا۔ یورپ کی درسگاہوں میں ابن الہیثم کی کتاب ہی پڑھائی جارہی ہے۔ ملت اسلامیہ کے نامور فاضل البیرونی جنہوں نے ریاضی، موسمیات، جغرافیہ، ثقافت، تہذیب، حیاتیات، تقابل ادیان، آثار قدیمہ، ارضیات اور کیمیا پر ڈیڑھ سو سے زائد کتابیں لکھیں۔ یعقوب الکندی انہوں نے موسمیات، ثقافت پر رسائل لکھے۔ محمد بن موسیٰ الخوارزمی جن کا ذکر اوپر گزر گیا ان کا جواب نہیں۔

حساب، الجبراء اور اعداد اعشاری ان کے رہین منت ہیں محمد بن حسن طوسیؒ، جابر بن حیان، ابو بکر محمد بن الرازی اور بو علی سینا کی ہیبت دشمنوں پر آج بھی ہے۔ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف علوم وفنون پر ایک ہزار سے زائد کتب لکھ ڈالیں۔ دور حاضر میں فتاوی رضویہ جو فقہی انسائیکلو پیڈیا کا درجہ حاصل کر چکا ہے۔

و صلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

صفت علم کا غلبہ

یاد رہے انبیاء علیہم السلام کی ذوات قدسیہ براہ راست رب قدوس جل مجدہ سے استفادہ کرتی ہیں انبیاء علیہم السلام کی ذوات قدسیہ پر نگاہ کرنے سے بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ ان کے اندر تمام صفات اپنی پوری جامعیت کے ساتھ ہوتی ہیں۔

نبی کی کسی صفت کمال میں کسی قسم کا نقص متصور نہیں۔ تاہم کوئی ایک صفت ضرور ممتاز دکھائی دیتی ہے جو ان کے تمام کمالات نبوت کو ہر لمحہ نکھارے رکھتی ہے جیسے جناب مسیح علیہ السلام کی ذات والا صفات میں کمالات نبوت کا شمار نہیں تاہم ان کی صفت میں مردوں کو زندہ کرنا' مادر زاد اندھوں کو شفا دینا' کوڑھیوں کو بچانا نمایاں دکھائی دیتا ہے یا جیسے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے اندر تمام صفات اپنی جگہ مگر آپ کے ہاتھ مبارک اور عصا مبارک کی جھلکیاں نمایاں دکھائی دیتی ہیں۔ یا جیسے سیدنا ابراھیم علیہ السلام کی ہزاروں صفات اپنی جگہ مگر شان سلامتی کا ظہور ہر جگہ نمایاں ہے۔

حضور ﷺ کی ان گنت صفات اپنی جگہ اور آپ کی صفت علمی کا عروج کسی سے مخفی نہیں۔ پہلی وحی میں اقراء فرما کر ان کی تعلیم کی طرف ہی اشارہ ہے اسی عنوان کو قرآن مقدس نے اسطرح بیان فرمایا۔ عَلَّمَكَ مالم تَكُن تَعلَم تجھے وہ سب کچھ سکھا دیا جو تو نہ جانتا تھا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لی گئی روایت جسے امام بخاریؒ نے کتاب بداء الخلق میں اور صاحب مشکوٰۃ شریف نے باب بداء الخلق جلد دوم میں بیان کیا ہے۔

قام فینا رسول اللہ ﷺ مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی فی کل اهل الجنة منازلهم و اهل النار منازلهم

حضور ﷺ نے ہم میں ایک جگہ پر قیام فرمایا۔

پس ہم کو ابتداء پیدائش کی خبر دی یہاں تک کی جنتی لوگ اپنی منزلوں پر پہنچ گئے۔ اور جہنمی اپنی منزلوں میں۔ اسی طرح مشکوٰۃ باب المعجزات کی روایت بھی ملتی ہے ایک موقعہ پر حضور ﷺ نے اپنی اس صفت علمی کا ذکر اس طرح فرمایا۔

ان اللہ زوی لی الارض فرایت مشارکھا و مغاربھا

اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین سمیٹ دی اور میں نے اس کے مشرق ومغرب دیکھے۔ (مشکوٰۃ شریف باب فضائل سید المرسلین)

ایک اور مقام پر حضور ﷺ نے اپنے اس علمی مقام کا ذکر اس طرح فرمایا۔

رائیت ربی عز و جل فی احسن صورۃ فوضع کفہ بین کتفی فعلمت ما فی السموات و الارض۔ (مشکوٰۃ باب المساجد)

میں نے اپنے رب کو حسین صورت میں دیکھا رب تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے پائی اور زمین و آسمان کی تمام چیزوں کو جان لیا۔

حضور ﷺ نے فتنوں کے تمام قائدین جن کی مکمل تعداد تین سو تک پہنچتی ہے ان کا ذکر فرمایا ان کے باپوں کا ذکر فرمایا قبیلوں کا ذکر فرمایا۔ **اوتیت علم الاولین والاخرین**

مجھے اولین و آخرین کا علم دیا گیا۔ اس عنوان کا مئوید ہے۔ **ما ترك رسول الله ﷺ من قائد فتنة الی ان تنقضی الدنیا یبلغ من ثلث مائه قد سماه باسمه و اسم ابیه و اسم قبیلته۔** ابوداؤد (مشکوٰۃ باب الفتن)

☆ قرآن مقدس کا ارشاد ہے۔ **نزلنا علیك الكتب تبیانا لكل شیء**

ہم نے آپ پر قرآن مجید اتارا جو ہر شئے کو بیان کرنے والا ہے۔

☆ حضور ﷺ کی ذات والا صفات اللہ تعالیٰ کی صفت علیم و خبیر میں باریاب تھی کہ علیم و خبیر آپ کا مربی ہے اس لیے آپ پر علم کے تمام مراتب بھی ختم ہو گئے اور آپ کی

غالب شان علم وحکمت ثابت ہوئی۔

قرآن مجید کی آیہ کریمہ ما کان اللہ لیذر المومنین علی ما انتم علیہ کے تحت صاحب تفسیر خازن نے ایک بات کی ہے۔منافقین نے حضورﷺ کے علم پر اعتراض کیا تو آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا

ما بال اقوام طاعنو فی علمی ما تسئلونی عن شیء فیما بینکم الساعۃ الا انبئکم ان لوگوں کا کیا حال ہے کی میرے علم میں طعن کرتے ہیں اب مجھ سے قیامت تک کسی چیز کے بارے میں جو بھی تم پوچھو گے میں بتا دوں گا یہ واقعہ حضورﷺ کی صفت علمی کے جوبن کو پیش کر رہا ہے۔

☆ بخاری شریف باب اثبات عذاب القبر میں ابن عباس سے روایت ہے کہ حضورﷺ دو قبروں پر گزرے جن میں عذاب ہو رہا تھا تو فرمایا ان دونوں شخصوں کو عذاب دیا جا رہا ہے ایک کو اس لیے کہ وہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا دوسرے کو اس لیے کہ وہ چغل خور تھا اس حدیث مبارکہ پر غور کریں۔حضورﷺ کے علمی کمال کو کس طرح بیان کر رہی ہے خلق میں چل کر برزخ کا مشاہدہ فرمایا ان دونوں کے عذاب کی وجوہ بھی بیان فرمائی۔

☆ بخاری شریف کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں موجود حدیث مبارکہ بھی اسی عنوان کی مئوید ہے۔حضورﷺ کی صفت علمی کا غلبہ ہے حضورﷺ نے ممبر پر کھڑے ہو کر قیامت کا ذکر فرمایا کہ اس سے پہلے بڑے بڑے واقعات ہیں پھر فرمایا جو شخص جو بات پوچھنا چاہے پوچھ لے خدا کی قسم جب تک میں منبر پر ہوں تم جو پوچھو گے بتاتا جاؤں گا۔ایک شخص نے عرض کی حضورﷺ میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ فرمایا

جہنم میں۔عبداللہ بن حذافہ نے عرض کی حضورﷺ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا حذافہ۔ اور پھر بار بار فرماتے رہے پوچھو پوچھو چونکہ زندگی کے ہر مرحلے میں صفت علم کا غلبہ دکھائی دیتا ہے اسی کے باعث جو چیز قوم کے سامنے رکھی وہ علم وحکمت سے لبریز اور دانائیوں کا خزانہ تھی۔حضورﷺ کا حکم سینکڑوں علوم تک پہنچنے کا رستہ ہے جو حکم سامنے رکھا وہ لاکھوں دانائیوں سے بھرا ہوا ہے۔ساری شریعت منظّم جسے اوپر سے نیچے تک علم نے گھیر رکھا ہے۔ بلکہ ساری شریعت علم مجسم ہے آپؐ کے معجزات میں رب قدوس کی طرف سے عظیم معجزہ علمی ہے قرآن مقدس چودہ سو سال سے بڑے بڑے چیلنجوں کا مقابلہ کرتا آرہا ہے کرتا رہے گا اور اپنا اعجاز دکھاتا رہے گا۔

و صلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

غطات ثلثہ

بخاری شریف کی زیر نظر حدیث بداء الوحی میں جبریل علیہ السلام کا حضورﷺ کو تین مرتبہ دبانے کا ذکر ہے حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب فتح الباری شریف میں حکمتیں بیان کی ہیں غطہ اولیٰ یعنی پہلی مرتبہ دبانے میں مکہ مکرمہ میں کی جانے والی سازش قتل کی طرف اشارہ ہے اے محبوب آپ پریشان نہ ہوں ان کا قتل کرنے کا منصوبہ ناکام ہوگا خدا آپ کا حامی وناصر ہوگا۔

دوسری مرتبہ دبانے سے مکہ والوں کے سوشل بائیکاٹ کی طرف اشارہ ہے کہ محبوب وہ تجھ سے معاشی اقتصادی بائیکاٹ بھی کریں گے تجھے شعب ابی طالب

میں بند کرنے سے بھی گریز نہیں کریں گی آپ اپنے رب جلیل پر بھروسہ رکھیں۔

جبریل علیہ السلام نے جو تیسری مرتبہ حضور ﷺ کو دبایا اس میں اشارہ یہ تھا مکہ مکرمہ میں تو صرف مشرکین کی عداوت تھی مگر ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں کئی دشمن طاقتیں اکٹھی ہو کر آپ کے خلاف اٹھیں گی مگر پھر بھی آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گی ہر غطہ سے خطرہ دور ہوتا چلا گیا اور آپ نے ہر بار ایک عجیب لطف محسوس فرمایا مدینہ منورہ پہنچ کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے پہرہ دینا شروع کیا جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور ارشاد خداوندی سنایا **واللہ یعصمک من الناس** اے محبوب پاک تیرا رب تجھے دشمنوں سے محفوظ فرمائے گا۔ غطات ثلثہ کی میرے نزدیک ایک اور حکمت بھی ہو سکتی ہے مگر متقدمین سے معذرت کے ساتھ شاید جبریل علیہ السلام وحی لانے میں عرصہ دراز گزر جانے کے باعث خود وفور اشتیاق میں بار بار مل رہے ہوں۔

و صلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

بخاری شریف کی اس حدیث بداء الوحی میں ہے جب جبریل امین علیہ السلام نے عرض کی اقراء تو آپ ﷺ نے فرمایا **وَمَا اَنَا بِقَارِیٍ** میں پڑھنے والا نہیں اس سے بعض لوگوں کو غلط فہمی ہو گئی کہ آپ ﷺ اُمّی ہیں حالانکہ روز مرہ کا مشاہدہ ہے کہ آپ کسی قطعی ان پڑھ کو بھی الفاظ کہلائیں تو وہ کہہ جاتا ہے پھر حضور ﷺ کیلئے اُمّی سے ان پڑھ مراد کیسے لیا جا سکتا ہے (معاذ اللہ) آپ کی اس صفت کا ایک معنی یہ

ہے کہ آپ ﷺ چونکہ ام القریٰ (مکہ مکرمہ) کے رہائشی ہیں اسی بناء پر آپ ؐ کو امی فرمایا گیا۔ ایک معنی یہ بھی ہے کہ اُم (ماں)۔ ماں کو ام اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ اولاد کی اصل ہے حضور ﷺ کو بھی امی اس لئے فرمایا گیا کہ وہ کائنات کی اصل ہیں ایک معنی یہ بھی ہے کی آپ ؐ دنیا کے کسی استاد سے نہیں پڑھے بلکہ براہ راست اللہ سے پڑھے۔ اَلرَّحمٰنُ عَلَّمَ الْقُرآن جسے قرآن پڑھنا سکھا دیا گیا وہ ان پڑھ کیسے ہوا؟ شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کی وَمَآ اَنَا بِقَارِیٍ کا معنی یہ نہیں کی میں امی ہوں بلکہ پہلے انوار الٰہی کے مشاہدات سے دل پر ہیبت طاری ہوگئی کہ بتقاضا بشری کلمات زبان پر نہ لائے جا سکیں اس صورت میں نہ تردد ہے نہ شک ہے نہ ہی یہ حالت نبوت کے منافی ہے بلکہ یہ کہا جائے تو درست ہے کی امیت ضروریات نبوت سے ہے۔ نبوت کی ضروریات یہ ہیں۔

۱. امیت۔ نبی کے لیے ضروری ہے کہ وہ زمانہ کی مروجہ تعلیم سے بے نیاز ہو اور اس سے مستفید نہ ہو کہ اس نے مقام نبوت کو ثابت کرنا ہے اور بتانا ہے کہ نبوت رواجی تعلیم کی محتاج نہیں نبی براہ راست خدا سے سیکھ کر آتا ہے حضورؐ کا امی ہونا اسی معنی میں ہیں۔

۷۔ تاثیر۔ صفات نبوت میں ایک صفت یہ بھی ہے کہ نبی کی بات دلوں میں اترتی جائے اور اپنے حقیقت منوانے میں زبردست دلیل کا کام دے مقام نبوت کے کسی حد تک ادراک کے لئے امام غزالی نے بڑی اچھی بات بتائی ہے آپ اپنی کتاب

المنقذ من الضلال میں فرماتے ہیں جیسے عقل انسان کی ایک حالت کا نام ہے جس سے انسان کو وہ حالت ملتی ہے جس سے وہ معقولات کے مختلف انواع کو دیکھ سکتا ہے نبوت بھی اسی طرح ایک مخصوص حالت کا نام ہے جس میں نبی کو وہ آنکھ عطا ہوتی ہے جس کے انوار کی روشنی میں انوار غیبیہ دکھائی دینے لگتے ہیں اسی طرح لفظ اس حدیث بداء لوحی میں زملونی زملونی حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے فرمایا مجھے اوڑھا دو۔ یہاں بھی لوگوں کو غلط فہمی ہوگئی کہ حضور ﷺ کو گھبراہٹ و پریشانی کیوں ہوئی؟ یہ گھبراہٹ بھی منصب نبوت کے خلاف نہیں چونکہ انوار و تجلیات کا دوریکا یک شروع ہوا تو محسوس ہوا کہیں یہ بوجھ پیغام پہنچانے میں رکاوٹ نہ بن جائے اسی بوجھ کی طرف قرآن مقدس نے بھی ارشاد فرمایا انا سنلقی علیك قولاً ثقیلاً اے محبوب ہم تجھ پر ایک ثقیل اور گراں کلام نازل کریں گے۔ سواری کی حالت میں اگر وحی کا نزول ہوتا تو اونٹنی بیٹھ جاتی ہے سیدنا زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں ایک مرتبہ آپ کی ران میری ران پر تھی کہ وحی نازل ہوئی اس وقت آپکی ران اتنی ثقیل تھی کی مجھے اپنی ران کے چور چور ہونے کا خطرہ پڑ گیا کوہ طور پر موسیٰ علیہ السلام کو بھی خوف ہوا تھا جسے قرآن مقدس نے فرمایا اقبلْ ولا تخف آیئے ڈریے نہ یہ گھبراہٹ یہ ڈر بتقاضا بشری تھا جو نبوت کے منافی نہیں۔

و صلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ